محمد کاظم ندوی

غلبہ والا کون؟

****

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کی مخالفت کی، اللہ اور اس کے رسولوں کا کہنا نہ مانا، ان کے بتائے ہوئے طریقوں اور اصولوں کو نہ اپنایا ان کے فرمودات و ارشادات پر عمل نہ کیا بلکہ مخالفت و مزاحمت پر تلے رہے ایسے لوگوں کا حشر اور انجام بہت ہی برا ہوا، ہلاکت اور بربادی نے ان کو نیست و نابود کردیا اور اس صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹ گئے کہ آج عالم کائنات میں کوئی ان کا نام لینے والا نہیں۔ ان پر کوئی دو چار بوند آنسو بہانے والا نہیں، ان لوگوں کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے پیغمبروں و رسولوں سے مزاحمت اور ان کی سخت مخالفت کی تھی ان کو اس کارگہ عالم میں سخت پریشان کیا تھا، ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے تھے انھوں نے خدائی احکام کو ٹھکرایا تھا، اللہ رب العزت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے بجائے ان لوگوں نے غیر اللہ کو سب کچھ سمجھ رکھا تھا۔

ہزاروں سال پرانی تاریخ کو دہرانے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ صرف چودہ سو سال پیچھے مڑ کر دیکھیئے جب اسلام آیا اور اللہ رب العزت نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت و نبوت سے سرفراز فرمایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا تو ابھی کل تک جو لوگ آپ کو اپنا بھتیجا، اپنا پوتا، اپنا عزیز اور اپنا قریب سمجھتے تھے، وہی لوگ آج اعلان نبوت و رسالت کے بعد سب کچھ بھول گئے ساری رشتہ داریاں اور ناطے بالائے طاق رکھ کر وہ آپ کی مخالفت اور مزاحمت کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے لگے، ستانے لگے اور پریشان کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو "صادق" و "امین" کہنے لگے، ایسا کیوں ہوا؟ یہ اس لئے کہ ابھی کل تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کی اطلاع نہیں ملی تھی انھوں نے نبوت و رسالت کی اطلاع مل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق رسالت و نبوت کی ادائیگی اور خدا کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی ذمہ داری قبول کرلی تو چاروں طرف سے مخالفتوں اور مزاحمتوں کے بادل گھر آئے، نبی اور اصحاب نبی کو تکلیفیں دی جانے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو پریشان کیا جانے لگا، ان مخالفتوں اور مزاحمتوں کے نتیجہ میں نبی کو اپنا محبوب شہر مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنی پڑی۔

اب جبکہ راستہ کا کانٹا ہٹ گیا تھا، دشمنان اسلام کے معبودوں کی شان میں ان کے عقائد اور تصورات کے مطابق گستاخیاں کرنے والے اپنا وطن چھوڑ کر دوسرے مقام پر جاچکے تھے۔ ان کو اپنی مخالفتوں اور مزاحمتوں سے باز آجانا چاہیئے تھا اور ان کو اپنی ریشہ دوانیوں اور بدمستیوں سے توبہ کرلینی چاہیئے تھی۔ مگر نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابؓ نبی کا پیچھا کیا جائے گا، ان کو مدینہ منورہ میں بھی سکون و چین سے

نہیں رہنے دیا جائے گا، ان کی دعوت اور ان کے پیغام کو دبا دینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی چاہے ان سے لڑنا پڑے، ان سے جنگ کرنا پڑے بالآخر ان بدبختوں اور اسلام دشمن عناصر نے یہ بھی کر کے دکھا دیا۔ غزوۂ بدر میں، غزوۂ احد میں، غزوۂ خندق میں ان اسلام دشمن عناصر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نبی سے زبردست مورچہ لیا، اسلام اور اسکے ماننے والوں، نبی اور ان کے شیدائیوں اور فدائیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی ہر امکانی کوشش کی، مگر مخالفین اسلام کو کسی قسم کی کامیابی و کامرانی ہاتھ نہ آئی، بلکہ وہ ذلیل و خوار ہوئے ذلت و نکبت اور رسوائی نے ان کو کہیں کا نہ رکھا معرکۂ بدر میں ستر ۷۰ بڑے بڑے سردار موت کے گھاٹ اتار کر جہنم رسید کئے گئے، ستر ۷۰ اپنی گردنوں میں غلامی کا طوق ڈالے ہوئے گرفتار کر کے لائے گئے اور جو باقی بچے ان میں سے کچھ مرے اور جہنم رسید ہوئے اور کچھ لوگوں نے میدان کارزار چھوڑ کر فرار کا راستہ اختیار کیا۔

غرض جتنے بھی غزوات ہوئے حق و باطل کی جتنی بھی معرکہ آرائیاں ہوئیں ساری جنگوں میں اسلام دشمن عناصر کو شکست فاش ہوئی، وہ ذلیل و خوار ہوئے، بالآخر اللہ کا حکم بلند ہوا، نبی و اصحاب نبی کامیاب ہوئے اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ اللہ رب العزت کا فیصلہ ہے لا غلبن انا ورسلی
میں اور میرے پیغمبر ہی غالب ہو کر رہیں گے۔

آج مسلمان عالم کائنات میں پٹ رہے ہیں، بموں سے اڑائے جا رہے ہیں، قید خانوں کی سلاخوں میں جکڑے جا رہے ہیں، مگر یاد رہے کہ ایک نہ ایک دن ان مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی، ان کی آہ و بکا اپنا اثر دکھائے گی اور وہی مظلوم و ناتواں انسان کامیاب و بامراد ہوں گے مگر شرط یہ ہے کہ مسلمان بھی مسلمان بن جائیں اور اپنے اعمال صحیح کر لیں، اپنی نیتوں کی اصلاح کر لیں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار اور اپنے رب کے پکے مطیع و فرماں بردار بن جائیں۔

خواہ ہندوستان کے مسلمان ہوں یا چیچنیا کے ہرسک کے مسلمان ہوں یا بوسنیا کے، ان ہی ملکوں کی کوئی قید نہیں، بلکہ کائنات عالم کے جس خطہ کے بھی مسلمان ہوں۔ اگر اللہ اور اسکے رسول کی سچی تابعداری اور اطاعت شعاری میں لگ جائیں اور ان کا اصل مقصد اعلاء کلمۃ اللہ ہو جائے تو کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومے گی اور اگر اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت و مزاحمت والے کام کئے تو رسوائی، ذلت و نکبت اور ناکامی و پسپائی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

ہم مسلمان ہیں ہمیں خدائی فیصلہ پر پختہ ایمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات و ارشادات پر ہمارا کامل یقین ہے اور ہم دل کی گہرائیوں سے یہ سمجھتے ہیں کہ خدا اور اسکے رسول ﷺ نے جو بھی فیصلہ فرما دیا وہی برحق ہے وہی صحیح اور قابل قبول ہے۔ اسلام کے تمام پیروؤں کو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و تابعداری کریں اور اللہ و رسول کی مخالفت سے باز رہیں ورنہ جس نے بھی مخالفت اور مزاحمت کی راہ اپنائی ذلت و نکبت نے اس کو کہیں کا بھی نہ رکھا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان بالکل سچ ہے لاغلبن انا ورسلی میں اور میرے پیغمبر ہی غالب ہیں۔ (بہ شکریہ ماہنامہ البدر، لکھنؤ جولائی ۱۹۹۹ء)